تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوَی الرَّضَوِیَّۃ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

1

مَن یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّینِ

العطایا النبویۃ
فی
الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

جلد شانزدہم ۱۶

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان
فقہی انسائیکلوپیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز
۱۲۷۲ھ ــــــ ۱۳۴۰ھ
۱۸۵۶ء ــــــ ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن ۔ جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۔ پاکستان (۵۴۰۰۰)
فون نمبر ۷۶۵۷۳۱۴

نام کتاب ——— فتاویٰ رضویہ جلد شانزدہم ۱۶

تصنیف ——— شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فیضانِ کرامت ——— مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سرپرستی ——— مولانا صاحبزادہ محمد عبد المصطفیٰ ہزاروی ناظمِ اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ

اہتمام ——— مولانا صاحبزادہ قاری نصیر احمد ہزاروی ناظم شعبۂ نشر و اشاعت " " " " " "

ترجمہ عربی عبارات ——— حافظ محمد عبد الستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

پیش لفظ ——— " " " " " " " " " "

ترتیبِ فہرست ——— " " " " " " " " " "

تخریج و تصحیح ——— مولانا نذیر احمد سعیدی و مولانا محمد اکرام اللہ بٹ

کتابت ——— محمد شریف گل، کڑیال کلاں (گوجرانوالہ)

پیسٹنگ ——— مولانا محمد منشا تابش قصوری معلم شعبۂ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

صفحات ——— ۶۳۲

اشاعت ——— جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ / ستمبر ۱۹۹۹ء

مطبع ———

ناشر ——— رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

قیمت ———

ملنے کے پتے:

○ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

۷۶۶۵۷۷۲ ۰۳۰۰/۹۴۱۵۳۰۰

○ مکتبۂ اہلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

○ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

○ شبیر برادرز، ۴۰ بی، اردو بازار، لاہور

مولوی صاحب کہتے ہیں ہم مکان کے مالک ہیں ہمارا تعمیر کردہ ہے تمادی بارہ سال عارضی ہے وغیرہ وغیرہ، اور سب چیزیں خدا کی ملکیت میں اور ہم اُس کے بندے ہیں، رضامندی سے وُہ چھوڑنے پر رضامند نہیں ہوتے، مجبورًا عدالتانہ کارروائی کرنا ہوگی چونکہ مولوی صاحب موصوف اور اُن کے بھائی مولوی مرتضٰی حسن صاحب سب مولوی ہیں (مولوی عالم فاضل ہیں) سب لوگ ان کا ادب کرتے ہیں بچتے ہیں کوئی دعوٰی کرنے یا مدعی بننے پر رضامند نہیں ہوتا، یہاں ہم صرف دو آدمی حق کی حمایت کرسکتے ہیں، البتہ واقعات کے بابت شہادت دے سکتے ہیں، اگر ان کو مدعی بنالیا جائے تو گواہ کون رہے سوائے اس کے نالش ہونے پر لوگوں سے توقع ہوسکتی ہے، بالفعل یہ خیال ہے کہ مولوی پر ہاتھ ڈالنا گناہِ کبیرہ ہے۔ حتی کہ مولوی عبدالواسع صاحب و میر سجاد حسین صاحب وکلا بجنور وکیل بننے سے گریز کرتے ہیں اس قحط الرجال میں آپ پر نظر دوڑتی ہے اور گزارش کیا جاتا ہے کہ ہم کو کیا کارروائی کرنا چاہئے اور اس صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے اور اگر آپ کا نام نامی بھی زمرۂ مدعیان میں شامل کردیا جائے تو نامناسب تو نہیں ہے؟ یا کسی اور شخص کا لکھا جائے؟ جیسی رائے عالی ہو کیا جائے، جواب بواپسی ڈاک مرحمت ہو، فقط۔

الجواب

بحمد اللہ تعالٰی میں حکم شرعی جانتا ہوں اور وہی بتاسکتا ہوں، قانون سے نہ مجھے واقفیت نہ اس کا مشورہ دے سکتا ہوں، وقف میں تصرف مالکانہ حرام ہے اور متولی جب ایسا کرے تو فرض ہے کہ اُسے نکال دیں اگرچہ خود واقف ہو چہ جائے دیگر۔ درمختار میں ہے:

وینزع وجوبا ولو الواقف درر، فغیرہ اولٰی لو غیر مامون[1] بزازیہ۔	لازمًا معزول کیا جائے اگرچہ واقف ہی ہو، درر۔ تو بطریق اولٰی غیر کو اگر وہ معتمد علیہ نہیں، بزازیہ۔ (ت)

اور وقف کا مدعی ہر مسلمان ہوسکتا ہے اور جو مدعی ہو وہی شاہد ہوسکتا ہے لانہ لایحتاج الی الدعوی (کیونکہ دعوٰی کی ضرورت نہیں۔ ت) وہاں کے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وقف کو ظلم سے نجات دلائیں۔ دیوبندی عالمِ دین نہیں اُن کے اقوال پر مطلع ہوکر انہیں عالمِ دین سمجھنا خود کفر ہے، علمائے حرمین شریفین نے انہی لوگوں کے لئے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ،

من شك فی عذابه وکفره فقد کفر[2]	جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے تو وہ کافر ہوا۔ (ت)

---

[1] درمختار کتاب الوقف مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۸۳

[2] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۳